فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۹۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

جَاءَ تِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُتَنَقِّبَةٌ، تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا، وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُتَنَقِّبَةٌ؟ فَقَالَتْ : إِنْ أُرْزَإِ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ، قَالَتْ : وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ .

''اُم خلاد نامی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے نقاب کر رکھا تھا، وہ اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی تھی، جو شہید ہو چکا تھا۔ اسے ایک صحابی نے کہا: آپ نقاب کر کے اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے آئی ہیں؟ تو اس نے کہا: میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے، حیا نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کے بیٹے کو دو شہیدوں کے برابر اجر ملے گا۔ اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے شہید کیا ہے۔''

(سنن أبي داود : 2488)

(جواب): سند ضعیف ومنکر ہے۔

① فرج بن فضالہ جمہور کے ہاں ضعیف ہے۔

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد :218/1)

② عبدالخبیر بن قیس بن ثابت بن قیس منکرالحدیث ہے۔

③ قیس بن ثابت کی عدالت ثابت نہیں۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(المُهذّب في اختصار السّنن : 3732/7)

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

۞ حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ سے خبر پہنچی:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ .

''اللہ تعالیٰ (غیر محرم عورت کی طرف) دیکھنے والے اور جسے دیکھا جا رہا ہے، اس پر لعنت کرتا ہے۔''

(السّنن الكبرى للبَيهقي : 13566)

(جواب): روایت منقطع ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ تابعی ہیں، انہیں کس نے خبر دی، معلوم نہیں ہو سکا۔ منقطع ضعیف کی قسم ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو دو عورتوں کے درمیان پیدل چلنے سے منع فرمایا۔''

(سنن أبي داود : 5273)

جواب: روایت باطل و منکر ہے۔ داود بن ابی صالح مدنی منکر الحدیث ہے۔ اہل علم نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس حدیث کو بیان کرنے میں داود بن ابی صالح کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(التّاريخ الكبير : 234/3، التّاريخ الأوسط : 2131)

❀ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 416/3)

❀ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے ''منکر'' کہا ہے۔

(الضّعفاء : 545/2)

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے ''موضوع'' (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

(كتاب المَجروحين : 290/1)

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے بھی ''منکر'' قرار دیا ہے۔

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 552/3)

(سوال): کیا کسی صحابی کو پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے عذاب ہوا؟

(جواب): کسی صحابی کے بارے میں یہ ثابت نہیں کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے، لہٰذا اس بنا پر انہیں عذابِ قبر ہوا۔ (نعوذ باللہ!)

اس کے متعلق روایات کا تحقیقی جائزہ پیشِ خدمت ہے:

① سعید مقبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَمَّا دَفَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا قَالَ : لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِّنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ لَنجَا سَعْدٌ، وَلَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً اخْتَلَفَتْ مِنْهَا أَضْلَاعُهُ مِنْ أَثَرِ الْبَوْلِ .

''جب نبی کریم ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا، تو فرمایا: اگر قبر کے دبوچنے سے کوئی بچ سکتا، تو وہ سعد تھا۔ اسے بھی قبر نے اس قدر دبایا کہ پسلیوں کا آپس میں اختلاط ہو گا، ایسا پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے ہوا۔''

(طَبَقات ابن سعد : 329/3)

سند ''ضعیف'' اور ''منقطع'' ہے۔

① سعید مقبری رحمہ اللہ تابعی براہ راست نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا یہ ''مرسل'' ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

② ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❀ علامہ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ ضَعَّفَهُ أَكْثَرُ مِمَّنْ وَثَّقَهُ .

''اس کی توثیق کرنے والوں سے تضعیف کرنے والے زیادہ ہیں۔''

(الأحکام الوسطیٰ: 206/2، 327)

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ قَوْمٌ كَثِيرُونَ .

''اسے کئی محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 89/2)

۞ حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

''جمہور کے ہاں ضعیف ہے۔''

(طرح التّثریب: 4/3)

۞ علامہ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(اتحاف الخِیرۃ المَہرۃ: 511/4)

② سعد رضی اللہ عنہ کے گھر والے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ يُقَصِّرُ فِي بَعْضِ الطَّهُورِ مِنَ الْبَوْلِ .

''سعد بسا اوقات پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔''

(دلائل النُّبوۃ: 30/4، إثبات عذاب القبر کلاھما للبَیہقي: 94)

سند ''ضعیف'' ہے۔ بعض اہل سعد، کون ہے؟ کوئی پتہ نہیں! نیز ان کو خبر دینے والا بھی

مبہم ہے۔

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے موقع پر فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَمِعْتُ أَنِينَهُ، وَرَأَيْتُ اخْتِلافَ أَضْلاعِهِ فِي قَبْرِهِ .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میری جان ہے! میں نے سعد کے رونے کی آواز سنی ہے اور پسلیوں کا اختلاط دیکھا ہے۔''

(المَوضوعات لابن الجَوزي : 233/3)

سند ''باطل'' ہے۔ قاسم بن عبدالرحمٰن انصاری ''ضعیف'' ہے۔ عدالت ثابت نہیں۔

❁ امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ .

''کسی کام کا نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتِم : 113/7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، مُضْطَرَبُ الْحَدِيثِ .

''اس کی حدیث ''ضعیف ومضطرب'' ہوتی ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتِم : 113/7)

❁ نیز امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 113/7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ، وَآفَتُهٗ مِنَ الْقَاسِمِ .

''یہ حدیث ثابت نہیں ہے، وجہ ضعف قاسم (بن عبدالرحمٰن) ہے۔''

(المَوضوعات: 233/3)

④ حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهٗ ضُمَّ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الشَّعْرَةِ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُّرَفِّهَ عَنْهُ، وَذَالِكَ أَنَّهٗ كَانَ لَا يَسْتَبْرِءُ مِنَ الْبَوْلِ .

''سعد پر قبر اس قدر تنگ ہوئی کہ وہ بال کی طرح باریک ہو گئے، میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے بارِ خاطر ہلکا کر دے۔ اس کی وجہ یہ بنی کہ سعد پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔''

(المَوضوعات لابن الجَوزي: 234/3)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① سند ''منقطع'' ہے۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّقْطُوعٌ، فَإِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يُدْرِكْ سَعْدًا .

''یہ حدیث ''منقطع'' ہے، کیوں حسن بصری نے سعد کا زمانہ نہیں پایا۔''

② ابوسفیان طریف بن شہاب صفدی جمہور کے ہاں ''ضعیف ومتروک'' ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ضغطۃ القبر ''قبر کی پکڑ'' پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے نہ تھا اور اس کے متعلق تمام روایات ضعیف ہیں، جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما

چکے ہیں۔

فائدہ:

❀ **سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:**

لَهٰذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ، وَشَهِدَهٗ سَبْعُونَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَنْزِلُوا الْأَرْضَ قَبْلَ ذَالِكَ، وَلَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ أُفْرِجَ عَنْهُ .

''یہ تو ایسی نیک شخصیت ہیں، کہ جن کی موت سے عرشِ الٰہی میں بھی جنبش آ گئی، ساتوں آسمانوں کے دروازے کھول دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے جنازہ میں حاضر ہوئے، جو اس سے پہلے زمین پر نہ اترے تھے۔ پہلے ان پر قبر تنگ ہوئی، پھر کشادہ ہو گئی۔

(طَبَقات ابن سعد : 430/3، سنن النّسائي : 2055، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ **حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔**

(خُلاصة الأحكام : 1042/2)

❀ **سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

إِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً، لَوْ كَانَ أَحَدٌ نَّاجِيًا مِّنْهَا نَجَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ .

''قبر ایک بار ضرور دبوچتی ہے، اگر اس سے کوئی بچ سکتا ہوتا، تو سعد ہوتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 55/6، 98، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ **امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۱۲) نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔**

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النّبلاء :290/1)

❀ حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

(تخريج أحاديث الإحياء، ص 1888)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

هٰذِهِ الضَّمَّةُ لَيْسَتْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي شَيْءٍ، بَلْ هُوَ أَمْرٌ يَّجِدُهُ الْمُؤْمِنُ، كَمَا يَجِدُ أَلَمَ فَقْدِ وَلَدِهٖ وَحَمِيمِهٖ فِي الدُّنْيَا، وَكَمَا يَجِدُ مِنْ أَلَمِ مَرَضِهٖ، وَأَلَمِ خُرُوجِ نَفْسِهٖ، وَأَلَمِ سُؤَالِهٖ فِي قَبْرِهٖ وَامْتِحَانِهٖ، وَأَلَمِ تَأَثُّرِهٖ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ، وَأَلَمِ قِيَامِهٖ مِنْ قَبْرِهٖ، وَأَلَمِ الْمَوْقِفِ وَهَوْلِهٖ، وَأَلَمِ الْوُرُودِ عَلَى النَّارِ، وَنَحْوِ ذَالِكَ، فَهٰذِهِ الْأَرَاجِيفُ كُلُّهَا قَدْ تَنَالُ الْعَبْدَ، وَمَا هِيَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَلَا مِنْ عَذَابِ جَهَنَّم قَطُّ، وَلٰكِنَّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ يَرْفُقُ اللّٰهُ بِهٖ فِي بَعْضِ ذَالِكَ أَوْ كُلِّهٖ، وَلَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ دُوْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَأَنْذِرْهُم يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾، وَقَالَ : ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ، إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ﴾، فَنَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى الْعَفْوَ وَاللُّطْفَ الْخَفِيَّ، وَمَعَ هٰذِهِ الهَزَّاتِ، فَسَعْدٌ مِّمَّنْ نَّعْلَمُ أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّهٗ مِنْ

أَرْفَعِ الشُّهَدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَأَنَّكَ يَا هٰذَا تَظُنُّ أَنَّ الْفَائِزَ لَا يَنَالُهُ هَوْلٌ فِي الدَّارَيْنِ، وَلَارَوْعٌ، وَلَا أَلَمٌ، وَلَا خَوْفٌ، سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ، وَأَنْ يَّحْشُرَنَا فِي زُمْرَةِ سَعْدٍ .

''یہ تنگی اور پکڑ عذاب قبر نہیں ہے، بل کہ یہ تو ایک حالت ہے، جس کا سامنا مومن کو بہرصورت کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ دنیا میں اپنے بیٹے یا محبوب کے گم ہو جانے پر پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسے بیماری، جان نکلنے، قبر کے سوالات، اس پر نوحہ کرنے کے اثرات، قبر سے اٹھنے، حشر اور اس کی ہولنا کی اور آگ پر پیشی وغیرہ جیسے حالات کی تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے یا پڑے گی۔ ان دہشت ناک حالات سے انسان کا پالا پڑسکتا ہے۔ یہ قبر کا عذاب ہے، نہ جہنم کا۔ لیکن اللہ تعالیٰ شفقت کرتے ہوئے اپنے متقی بندے کو بعض یا سب حالات سے بچا لیتے ہیں۔ مومن کو حقیقی و ابدی راحت اپنے رب کی ملاقات کے بعد ہی حاصل ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَنْذِرْهُم يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ (مریم:٣٩) 'آپ لوگوں کو حسرت والے دن سے خبر دار کر دیں۔' نیز فرمایا: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ، إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ﴾ (المؤمن : ١٨) 'آپ لوگوں کو تنگی اور بدحالی والے دن سے ڈرا دیں کہ جب کلیجے منہ کو آئیں گے۔' ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر، لطف و کرم اور پردہ پوشی کا سوال کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ان جھٹکوں کے باوجود سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں اور بلند مرتبہ شہدا میں سے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ کامیاب

انسان کو دنیا و آخرت میں کسی قسم کی پریشانی، قلق، تکلیف، خوف اور گھبراہٹ کا سامنا نہیں ہوگا۔ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمیں عافیت عطا فرمائے اور ہمارا حشر (سید الانصار) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کردے۔''

(سیر أعلام النّبلاء :1/290-291)

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلّٰى عَلٰى صَبِيٍّ أَوْ صَبِيَّةٍ فَقَال : لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِّنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ لَنَجا هٰذَا الصَّبِيُّ .

''نبی کریم ﷺ نے کسی بچے یا بچی کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا: قبر کی تنگی سے کوئی بچ سکتا ہوتا، تو یہ بچہ بچتا۔''

(الأوسط للطَّبَراني : 2753، المَطالب العالية لابن حَجَر : 4532، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(جواب): یہ حدیث منکر ہے، نیز اس کا مرسل ہونا راجح ہے۔

❁ اس حدیث کو علامہ ابن قیسرانی رحمہ اللہ نے ''منکر'' قرار دیا ہے۔

(ذخيرة الحفّاظ : 2/761)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَ النُّكْرُ .

''یہ حدیث منکر ہے۔''

(میزان الاعتدال :1/372)

✿ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے ''منکر'' کہا ہے۔

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح : 468/3)

✿ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ نے بھی ''منکر'' کہا ہے۔

(عُمدة القاري : 116/2)

❀ امام ابو حاتم رحمہ اللہ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے مرسل ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : 497/3، عِلَل الدّارقُطني : 43/12)

سوال : مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ صَبِيًّا دُفِنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَفْلَتَ أَحَدٌ مِّنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ لَأَفْلَتَ هٰذَا الصَّبِيُّ .

''ایک بچے کی تدفین کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر کے کھچاؤ سے کسی کی جاں خلاصی ہو سکتی ہوتی، تو اس بچے کی ہوتی۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 121/4، ح : 3858

جواب : سند ضعیف ہے۔ ثمامہ بن عبد اللہ بن انس کا سیدنا براء بن عازب سے سماع ثابت نہیں ہو سکا۔

سوال : کیا غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے؟

جواب : غنیۃ الطالبین، شیخ عبد القادر جیلانی بن عبد اللہ بن جنگی دُوست رحمہ اللہ (488-561ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی سند شیخ جیلانی رحمہ اللہ تک ''صحیح'' ہے،

① محدثِ عراق عمر بن علی بن عمر قزوینی رحمہ اللہ (683-750ھ) فرماتے ہیں:

جَمِيعُ مُؤَلَّفَاتِ الْإِمَامِ الْعَارِفِ مُحْيِي الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ ابْنِ أَبِي صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجِيلِيِّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، كَكِتَابِ (الْغُنْيَةِ)، وَغَيْرِهٖ، مَعَ جَمِيعِ مَرْوِيَّاتِهٖ، أَرْوِيهَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي السَّعَادَاتِ بْنِ مَنْصُورٍ الْأَنْبَارِيِّ الْخَطِيبِ، وَالْقَاضِي سُلَيْمَانَ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَحْمَدَ الْمَقْدِسِيِّ وَغَيْرِهِمْ إِجَازَةً، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَارَسْتَانِيِّ كَذٰلِكَ، عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ كَذٰلِكَ.ح، وَبِرِوَايَةِ الْأَوَّلِ أَيْضًا، عَنْ نَقِيبِ النُّقَبَاءِ مَتِينِ الدِّينِ أَبِي الْقَاسِمِ هِبَةِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ ابْنِ الْمَنْصُورِ بِاللّٰهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَغَيْرِهٖ، إِجَازَةً أَيْضًا، عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ كَذٰلِكَ .

''شیخ، امام، عارف، محی الدین، ابو محمد، عبد القادر بن ابی صالح بن عبد اللہ جیلی رحمہ اللہ کی تمام تصانیف، مثلاً غنیۃ الطالبین وغیرہ اور ان کی تمام روایات میں درج ذیل سند سے بیان کرتا ہوں: میں اپنے اساتذہ ابوعبداللہ محمد بن عبد اللہ بن عمر بن ابوالقاسم، ابوبکر بن ابوالسعادات بن منصور انباری خطیب، قاضی سلیمان بن حمزہ بن احمد مقدسی وغیرہ سے اجازتاً بیان کرتا ہوں۔ وہ سب ابوالعباس احمد بن یعقوب بن عبد اللہ مارستانی سے اسی طرح اجازتاً بیان

کرتے ہیں اور وہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے اسی طرح۔ دوسری سند یوں ہے کہ میرے وہی تینوں اساتذہ امیر المومنین،نقیب النقباء ،متین الدین،ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد بن عبدالقادر بن منصور باللہ وغیرہ سے اجازتاً روایت کرتے ہیں اور وہ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔''

(مَشِيخة القزويني، ص 535)

اب اس سند کے تمام راویوں کی توثیق ملاحظہ فرمائیں:

(ا) علی بن عمر قزوینی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَافِظُ الْكَبِيرُ، مُحَدِّثُ الْعِرَاقِ، سِرَاجُ الدِّينِ .

''آپ بہت بڑے حافظ اور عراق کے محدث تھے۔آپ کا لقب سراج الدین تھا۔''

(الدُّرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة : 211/4)

(ب) ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عمر بن ابوالقاسم بغدادی (707ھ) کے بارے میں خود قزوینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشَّيْخُ، الْعَالِمُ، رَشِيدُ الدِّينِ، الْمُقْرِئُ .

(مَشِيخة القزويني، ص 294)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، الْعَالِمُ، الْمُحَدِّثُ، الصَّادِقُ، الْخَيِّرُ، بَقِيَّةُ السَّلَفِ، رَشِيدُ الدِّينِ، أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ، الْبَغْدَادِيُّ، الْمُقْرِئُ، الْمُحَدِّثُ، شَيْخُ الْمُسْتَنْصِرِيَّةِ .

(مُعجم الشّيوخ الكبير : 204/2)

(ج) خطیب ابوبکر انباری (710ھ) کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، نَجْمُ الدِّینِ.

(العِبر في خَبَر مَن غَبَر : 26/4)

حافظ صفدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ، الْفَاضِلُ، نَجْمُ الدِّینِ.

(الوافي بالوفیّات : 99/17)

(د) اپنے شیخ سلیمان بن حمزہ بن احمد بن عمر قاضی (715ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَیِّسًا، مُتَوَاضِعًا، حَسَنَ الْأَخْلَاقِ، وَافِرَ الجَلَالَةِ، ذَا تَعَبُّدٍ، وَتَهَجُّدٍ، وَإِیثَارٍ.

''وہ دانا، متواضع، خوش اخلاق، جلیل القدر، عابد، تہجد گزار اور ایثار والے تھے۔''

(المعجم المختصّ بالمحدّثین، ص 105، مُعجم الشّیوخ الكبیر :268/1)

حافظ صفدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلشَّیْخُ، الْإِمَامُ، الْمُفْتِي الْمَذْهَبِ، مُسْنِدُ الشَامِ.

''وہ شیخ، امام، اپنے مذہب کے مفتی اور شام کے محدث تھے۔''

(الوافي بالوفیّات : 228/15)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْقَاضِي، الْمُسْنِدُ، الْمُعَمَّرُ، الرُّحْلَةُ.

''وہ قاضی تھے اور بڑی عمر کے محدث تھے۔انہوں نے طلبِ علم میں بہت

زیادہ سفر کیے۔''

(البِداية والنّهاية : 147/18)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مُسْنِدُ الْمِصْرِ ، وَكَانَ جَيِّدَ الْإِيرَادِ لِدُرُوسِهٖ .

''مصر کے محدث تھے اور اپنے اسباق بخوبی پڑھاتے تھے۔''

(الدُّرر الكامنة : 241/2 ، وفي نسخة : 285/2 ، الرقم : 1837)

(ھ) ابوالعباس احمد بن یعقوب بن عبداللہ مارستانی (639ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشَّيْخُ، الْمُسْنِدُ، وَكَانَ صَالِحًا، خَيِّرًا، مُعَمَّرًا، وَسَمَاعُهٗ صَحِيحٌ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا .

''وہ شیخ اور محدث تھے۔ بڑی عمر کے نیک اور دین دار شخص تھے۔ ان کا سماع صحیح تھا اور وہ پرہیز گار آدمی تھے۔''

(سِير أعلام النبلاء : 77/23-78)

حافظ ابن نقطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ مِنْهُ، وَسَمَاعُهٗ صَحِيحٌ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا .

''میں نے اس سے احادیث سنی ہیں۔ اس کا سماع صحیح ہے اور یہ نیک شخص تھا۔''

(تاريخ الإسلام للذّهبي : 285/14)

(و) ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد بن عبد القادر بن منصور کے بارے میں قزوینی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

نَقِيبُ النُّقَبَاءِ، مَتِينُ الدِّينِ .

(مشيخة القزويني، ص 535)

یوں یہ ساری سند بالکل صحیح ہے اور اس سند سے غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سے ثابت ہے۔ والحمد للہ!

② حافظ ذہبی رحمہ اللہ، احمد بن مطیع بن مطیع ابوالعباس باجسرائی (621ھ) کے بارے میں لکھتے ہیں:

صَحِبَ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِ كِتَابَ [الْغُنْيَةِ] تَصْنِيفَهُ .

''وہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے پاس رہے اور ان پر ان کی تصنیف غنیۃ الطالبین پڑھی۔''

(تاريخ الإسلام : 662/13، ت بشار)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ جیلانی رحمہ اللہ ہی کی تصنیف سمجھتے تھے۔

③ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف قرار دیا ہے۔

(الفتاوى الحمويّة : 477، بيان تلبيس الجهميّة : 214/1)

④ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَدْ صَنَّفَ كِتَابَ [الْغُنْيَةِ]، وَ [فُتُوحِ الْغَيْبِ] .

''شیخ جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب نامی کتابیں تصنیف کی ہیں۔''

(البِداية والنّهاية : 420/16)

⑤ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَهٗ كِتَابُ [الْغُنْيَةِ لِطَالِبِي طَرِيقِ الْحَقِّ]، وَهُوَ مَعْرُوفٌ.

''آپ کی کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق معروف ہے۔''

(ذيل طَبَقات الحنابلة : 2/198-199)

نیز فرماتے ہیں:

لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَامٌ حَسَنٌ فِي التَّوْحِيدِ، وَالصِّفَاتِ، وَالْقَدَرِ، وَفِي عُلُومِ الْمَعْرِفَةِ مُوَافِقٌ لِّلسُّنَّةِ،......... وَكَانَ مُتَمَسِّكًا فِي مَسَائِلِ الصِّفَاتِ، وَالْقَدَرِ، وَنَحْوِهِمَا بِالسُّنَّةِ، بَالِغًا فِي الرَّدِّ عَلٰى مَنْ خَالَفَهَا، قَالَ فِي كِتَابِهِ [الْغُنْيَةِ] الْمَشْهُورِ : وَهُوَ بِجِهَةِ الْعُلُوِّ مُسْتَوٍ عَلَى الْعَرْشِ، مُحْتَوٍ عَلَى الْمُلْكِ مُحِيطٌ عِلْمُهٗ بِالْاَشْيَاءِ : ﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾(فاطر 35 : 10)، ﴿يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾(السجدة 32 : 5)، وَلَا يَجُوزُ وَصْفُهٗ بِأَنَّهٗ فِي كُلِّ مَكَانٍ، بَلْ يُقَالُ : إِنَّهٗ فِي السَّمَاءِ عَلَى الْعَرْشِ، كَمَا قَالَ : ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰه20: 5)، وَذَكَرَ آيَاتٍ وَّاَحَادِيثَ، إِلٰى أَنْ قَالَ : وَيَنْبَغِي إِطْلَاقُ صِفَةِ الِاسْتِوَاءِ مِنْ غَيْرِ تَاْوِيلٍ، وَأَنَّهُ اسْتِوَاءُ الذَّاتِ

عَلَى الْعَرْشِ، قَالَ : وَكَوْنُهٗ عَلَى الْعَرْشِ مَذْكُورٌ فِي كُلِّ كِتَابٍ أُنْزِلَ عَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ أُرْسِلَ، بِلَا كَيْفٍ، وَذَكَرَ كَلَامًا طَوِيلًا، وَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا فِي سَائِرِ الصِّفَاتِ ....

''شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے توحید، صفاتِ باری تعالیٰ، قضاء وقدر اور علومِ معرفت کے بارے میں سنت کے موافق گفتگو فرمائی ہے۔ آپ رحمہ اللہ صفاتِ باری تعالیٰ اور تقدیر وغیرہ کے مسائل میں سنت کو لازم پکڑتے تھے اور مخالفینِ سنت کا سختی سے ردّ فرماتے تھے۔۔۔ آپ نے اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے۔ وہ تمام کائنات پر حاوی ہے اور اس کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾ (فاطر35 : 10)، نیز فرمایا:﴿يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾ (السجدة 32 : 5)۔ اللہ تعالیٰ کے ہر جگہ ہونے کا عقیدہ رکھنا حرام ہے، عقیدہ یہ رکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰهٰ 20: 5)۔ شیخ رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر اور بھی کئی آیات واحادیث ذکر کی ہیں۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صفتِ استواء کو بغیر تاویل کے تسلیم کیا جائے گا۔ یہ عرش پر ذاتِ باری تعالیٰ کا استواء ہے۔ شیخ

جیلانی رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پر ہونا ہر مرسل نبی پر نازل شدہ کتاب میں درج ہے۔اس کی کوئی کیفیت بیان نہیں کی گئی۔ پھر شیخ نے لمبی بحث کی ہے۔اسی طرح انہوں نے باقی صفات کے بارے میں بھی کتاب و سنت کے مطابق بات کی ہے......۔''

(ذيل طَبَقات الحنابلة : 2/199-200)

⑥،⑦ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (اجتماع الجُيُوش : 2/227) اور علامہ مرداوی رحمہ اللہ (الإنصاف : 3/73) نے بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ رحمہ اللہ کی تصنیف تسلیم کیا ہے۔

⑧ ابن مفلح مقدسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فِي الْغُنْيَةِ .

''شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے۔''

(الآداب الشرعيّة : 1/107)

⑨ حافظ سیوطی رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد سفیری رحمہ اللہ (956ھ) کہتے ہیں:

قَدْ قَالَ الْعَارِفُ بِاللّٰهِ الرَّبَّانِيُّ، سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ الْكَيْلَانِيُّ فِي كِتَابِهٖ [الْغُنْيَةِ] .

''عارف باللہ ربانی، سیدی عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے۔''

(شرح البخاري : 2/100)

⑩ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمہ اللہ (942ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْكِيلَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَنَفَعَ بِهٖ،

فِي كِتَابِ [الْغُنْيَةِ].

''شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے۔''

(سُبُل الهُدٰی : 282/7)

⑪ علامہ ابن عماد رحمہ اللہ (1089ھ) لکھتے ہیں:

الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِيُّ الزَّاهِدُ، صَاحِبُ [الْغُنْيَةِ].

''شیخ زاہد عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جنہوں نے غنیۃ الطالبین کتاب تصنیف کی ہے۔''

(شَذَرات الذَّهَب : 45/6)

⑫ علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ (974ھ) نے بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف قرار دیا ہے۔

(الفَتاوی الحديثيّة : 145)

⑬ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (1014ھ) لکھتے ہیں:

وَقَعَ فِي [الْغُنْيَةِ] لِلْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ السَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ أَنَّهٗ لَمَّا ذَكَرَ الْفِرَقَ الضَّالَّةَ، قَالَ : وَأَمَّا الْحَنَفِيَّةُ، فَفِرْقَةٌ مِّنَ الْمُرْجِئَةِ، وَهُمْ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ نُعْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ.

''قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں گمراہ فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ احناف جو کہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے اصحاب ہیں، وہ (گمراہ فرقے) مرجیہ کا ایک گروہ ہیں۔''

(شرح مُسند أبي حنيفة : 454، مِرقاة المَفاتيح : 1501/4، ح : 2199)

اس کتاب کے مزید نام بھی مذکور ہیں، جیسا کہ علامہ یوسف بن حسن بن احمد بن عبدالہادی

دمشقی صالحی (معجم الکتب : 91)، علامہ چلپی (کشف الظّنون : 1211/2)، علامہ زرکلی (الأعلام : 4/47) اور علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (ذیل طبقات الحنابلة : 2/198-199) نے اسے شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی کتابوں میں ذکر کرتے ہوئے اس کا نام اَلْغُنْيَةُ لِطَالِبِي طَرِيقِ الْحَقِّ یا اَلْغُنْيَةُ لِطَالِبِ طَرِيقِ الْحَقِّ ذکر کیا ہے۔ حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے اَلْبُغْيَةُ فِي تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الْغُنْيَةِ لِلْجِيلِيِّ نام سے کتاب لکھی ہے۔

ہم انہی حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ منصف مزاج کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ غنیۃ الطالبین، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے تواتر سے ثابت ہے۔ اس کا انکار کوئی معنی نہیں رکھتا۔

ہمارے مطابق دنیا میں سب سے پہلے علامہ عبدالحق بن سیف الدین دہلوی (1052ھ) نے اس کتاب کے شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف ہونے کا انکار کیا۔

❁ ان کے ردّ میں علامہ عبدالحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ (1304ھ) لکھتے ہیں:

...... أَمَّا أَوَّلًا، فَلِأَنَّ نِسْبَتَهَا إِلَيْهِ مَذْكُورَةٌ فِي كُتُبِ ابْنِ حَجَرٍ وَّغَيْرِهٖ، مِنَ الْأَكَابِرِ، فَإِنْكَارُ كَوْنِهَا مِنْ تَصَانِيفِهَا غَيْرُ مَقْبُولٍ عِنْدَ الْأَوَاخِرِ.

''یہ دعویٰ کئی وجوہ سے مردود ہے، سب سے پہلے تو اس وجہ سے کہ شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی طرف غنیۃ الطالبین کی نسبت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ جیسے اکابر اہل علم کی کتب میں مذکور ہے، لہٰذا متاخرین کی طرف سے اس کا انکار قابل التفات نہیں......۔''

(الرّفع والتّکمیل، ص 380)

❁ جناب احمد رضا خان بریلوی صاحب (1921ء) لکھتے ہیں:

''محدث دہلوی کا تو خیال ہے کہ عبدالقادر جیلانی کی تصنیف ہی نہیں، مگر یہ نفی

مجرد ہے (فقط نفی ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں، از ناقل)۔''

(فتاویٰ رضویہ: 222/29)

✿ جناب احمد یار خان بدایونی بریلوی صاحب (1971ء) لکھتے ہیں:

''حضور غوثِ پاک غنیۃ الطالبین جلد دوم، ص: 48 میں فرماتے ہیں۔۔۔''

(تفسیر نعیمی، پارہ سوم، ص: 617، تحت آیت آل عمران 3:55)